جہانِ تازہ

ف۔ر۔ی

بزدلی

اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اکثر کہا کرتے تھے اللھم انی اعوذبک من ...... الجبن الحدیث۔ اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے۔ یہ بات تو ایک حقیقت ہے کہ ہمیشہ انسان بُری، نکمی، نقصان دہ چیز سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر جس چیز سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ مانگیں وہ کیونکر قابل تعریف ہوسکتی ہے۔ اور یہ ''بزدلی'' ایک ایسی بیماری ہے جس فرد یا قوم کو لگ جائے پھر ذلت، رسوائی، نامرادی شکست د ریخت اور ٹوٹ پھوٹ اُس قوم کا مقدر بن جاتی ہے۔ ایک بہادر آدمی خطرناک راستوں پر ناموافق حالات، موسم اور اوقات میں بھی اپنا سفر جاری رکھ سکتا ہے اور رکھتا ہے۔ جبکہ بزدل آدمی باوجود وسائل کی دستیابی کے ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ گاڑی موجود ہے مگر سفر سے گھبراتا ہے۔ کبھی موسم کی شدت اور حدت کا بہانہ کرے گا تو کبھی طویل مسافت آڑے آئے گی۔ اسی طرح دشمن سے مقابلہ یا اس کی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور مکروفریب سے بھی انسان جرات، بہادری، ہمت وحوصلے اور صبر سے ہی نمٹ سکتا ہے۔ ورنہ بزدل شخص تو ایٹم بم رکھنے کے باوجود ایک فون کال پہ ڈھیر ہو جاتا ہے۔

- شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری خطاب میں ایک سابق ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کو لتاڑتے ہوئے فرمایا تھا ''اگر بزدلی قوموں کو بچاتی ہوتی تو بہادروں کو کبھی موت نہ آتی۔'' اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کوفرمایا تھا ''ایک وقت آئے گا کہ غیر مسلم قومیں مسلمانوں پہ اس طرح ٹوٹ پڑیں گی (حملہ آور ہوں گی) جس طرح بھوکا کھانے کے پیالے پہ گرتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے اسلام کی عظمت وسطوت اور کفر کی ذلت ورسوائی کے بیسیوں واقعات تھے۔ حیران ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اس وقت ہم تھوڑے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تھوڑے تو نہیں ہوں گے بلکہ اب سے کئی گنا زیادہ ہوں گے لیکن مومنوں' مسلمانوں میں ایک وَھن نامی بیماری سرایت کر جائے گی۔ عرض کیا وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا حب الدنیا و کراھیة الموت دنیا کی محبت اور موت سے کراہت۔''

اسی کا دوسرا نام بزدلی ہے۔ بزدل انسان ہمیشہ اپنے ذاتی اور وقتی مفادات کو سامنے رکھتا ہے اور ان کے حصول کے لیے وہ مرنا نہیں چاہتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے جب مجھے موت آ گئی تو میں مفادات سے محروم ہو جاؤں گا اور اس مقصد کے لیے ذلت کی انتہائی گہرائی تک چلے جانا بھی وہ کوئی معیوب نہیں سمجھتا۔ ماضی قریب میں جب ملک کے ایک قابض حکمران نے باوجود دنیا کی بہترین فوج کا سربراہ ہونے اور ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہونے کے سات سمندر پار سے آنے والے ایک ٹیلی فون پر اپنی عزت' آبرو' جان' مال' حتیٰ کہ اپنا ملک اور قوم دشمن کے قدموں میں ڈھیر کر دیا تھا تو اس کا سبب محض بزدلی تھی اور کچھ نہیں۔ آج وہ آگ ہمارے اپنے دامن تک پہنچ گئی تو وزیر دفاع کہتا ہے کہ ہم ۳۰ ہزار فٹ کی بلندی سے ہونے والے حملوں کو نہیں روک سکتے۔

بھلے مانسو! تم کر کیا سکتے ہو؟ اگر تم ملک وقوم کی عزت وآبرو' زر اور زمین کی حفاظت نہیں کر سکتے ہو تو تمہیں کس حکیم نے کہا ہے کہ تم قوم کی قسمت کے مالک بن بیٹھو۔ چھوڑ وان کرسیوں کو اور کوئی دوسرا ''دھندہ'' اختیار کر لو۔ حکمرانوں اور صاحب اختیار لوگوں کی بزدلی کا نتیجہ ہے کہ افغانستان جیسے لٹے پٹے اور تباہ حال ملک کا ایک کرزئی جیسا لاوارث اور راندہ قوم شخص پاکستان جیسے ایٹمی ملک پر فوج کشی کی دھمکیاں دیتا ہے اور ہمارے حکمران بھیگی بلی بن کر کہتے ہیں ہمارے افغانستان سے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور ہم افغانستان کی تعمیر وترقی کے لیے ہر قسم کا تعاون جاری رکھیں گے۔ یہ بزدلی کا نتیجہ نہیں تو کیا ہے۔

گر سوختہ ساماں ہوں میں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغاں نے مجھے

آج زرداری جیسا شخص جو کرپشن، لوٹ مار، قتل وغارت اور قید وبند کی صعوبتوں میں استقلال کی لامت سمجھا جاتا تھا آج صرف اپنے مالی مفادات اور کرپشن کے کیسوں کی وجہ سے عدلیہ کی بحالی اور کٹیٹر کے مواخذہ سے راہِ فرار اختیار کر رہا ہے۔ تو اس کا سبب بھی فقط بزدلی ہی ہے۔ تبھی تو وہ کہتا ہے کہ اگر 'مواخذہ کی تحریک کامیاب نہ ہوئی تو میں اور نواز شریف لانڈھی جیل میں ہوں گے۔'' یہ بزدلی ہی تو ہے س کی وجہ سے اپنے ''مولانا شکم برادر'' بھی فرماتے ہیں اگر پرویز مشرف کو ہٹایا گیا تو امریکی جہاز بمباری کر یں گے اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ مولانا نے اتنے یقین سے کیسے کہہ دیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ اگر دال ساری کی ساری کالی نہیں تو اس میں کچھ نہ کچھ کالا ہے۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے جو ملک کے عروف کالم نگار ہارون الرشید نے اپنے کالم ''ناتمام'' میں درج کی ہے۔ ہارون صاحب صوبہ سرحد کے الات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ ''افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقوں میں طالبان کے اندر مریکہ اور بھارت کی خفیہ ایجنسیوں نے راستے بنا لیے ہیں۔ صوبہ سرحد کی سیاست پر وہ اس بری طرح اثر نداز ہیں کہ تفصیل بیان کی جائے تو لوگ یقین نہ کریں۔ بڑے بڑے جغادری بک گئے۔ مذہبی جماعتوں نے مایوس کیا تو ردعمل میں وہ ابھرے جن کے ظاہر و باطن میں ہولناک تضاد ہے.......... ایک مذہبی مکتب فکر کے بعض لوگ (بعض الناس) بھارتی ایجنسیوں کے لیے کام کرتے ہیں۔ بعض لوگ.......... اور افغانستان کے طالبان پر وہ اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کے قائل ہی نہیں۔ اور اس لیے نہیں کہ ان کے اکابر کو محمد علی جناح کی نکٹائی ناپسند تھی'' (روزنامہ ایکسپریس 17 جون 2008)

قارئین! اس طویل اقتباس کو پڑھ کر نہ تو صورتحال کو سمجھنا مشکل ہے اور نہ ہی ایسے کرداروں کا عین کہ جو ملکی سالمیت کے لیے زہر قاتل بنے ہوئے ہیں اور سبب صرف وقتی مفاد کا حصول ہے یا بزدلی۔ یہ کمران قسم کے لوگ بھی کیسی قسمت لے کر پیدا ہوئے ہیں کہ یہ تو اپنی بزدلی سے چار دن حکومت کر لیتے ہیں مگر قوم اور ملک برسوں ان کی نالائقی کی [illegible]تے رہتے ہیں۔

اللہ کے بندو! اگر تم چاہتے ہو تمہارے معاملات میں کوئی مداخلت نہ کرے، تمہارا ملک امن و سکون کا گہوارہ ہو اور تمہاری قوم سکھ، رچین سے زندگی بسر کرے اور جب یہ ساری چیزیں ہوں گی تو تمہاری حکمرانی بھی رہے گی اور نظام حکومت کامیاب ہوگا۔ اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں اور اس کے حصول کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ اپنے گھر، اپنی قوم کی حفاظت کے لیے بُش جیسے غنڈے، بدمعاش اور کرزئی جیسے لاوارث مسخرے کے سامنے بزدلی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے پوری جرات، ہمت اور استقامت سے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر دیکھنا اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کیسے کرتا ہے اور تمہارا وقار، عزت و ناموس واپس کیسے لوٹتی ہے۔ کہ اللہ کریم جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص﴾

آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے پیارے وظیفے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ کا ورد کرتے ہوئے حق کی حمایت اور دشمن کے مقابلے میں نیک نیتی سے ڈٹ جائیں... اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور ملک و قوم اور اس کے مفادات کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین..

اور قوم کے ہر فرد کو یہ وظیفہ پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُ کَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْ اَلْھَمْتَ عِبَادَکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ مَکْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ.